ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

شہنشانامہ اسلام اور شاہ نامہ اسلام: اجمالی مطالعہ

SHAHINSHA NAMA AUR SHAH NAMA E ISLAM : IJMALI JAIZA

ڈاکٹر عابد خورشید: اسسٹنٹ پروفیسر، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان

Email: abidkhurshid08@gmail.com

محمد سید علی: لیکچرر، غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان

Email: saidalijatoi14@gmail.com

شازمہ زہرا، لیکچرر، گورنمنٹ گرلز ایسوسی ایٹ کالج، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان

Email: honey.honeykhan786@gmail.com

Abstract : *Shahnsha Nama-e-Islam by Aish Badayuni and Shahnama-e-Islam by Hafeez Jalandhari are two long poems having Islamic perspective with historical uniages. Both are in the genre of Masnavi. There poems recall the renowned work of Iranian poet Firdosi, namely Shahnama-e-Firdosi. Aish Badayuni created it first i.e. (1354AH) while Hafeez Jalandhari presented in 1985. Hafeez`s poem is although famous the literary circles and in public too but Aish Badayuni and his marvellous work could not come introduced properly.In this article a comprehensive introduction of both poets and their cited poem have been analysed comparatively. Scinclacities and differences present two difference shades on a single theme.*

Keywords: Islamic, historical uniages, poems, Masnavi, Firdosi, Aish Badayuni, Hafeez Jalandhar

طویل نظم کار جائی پہلو، مثبت لائحہ عمل کا زائیدہ ہے کیونکہ طویل نظم کسی لمحاتی کیفیت کی اُچٹتی نظر میں معلق ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ تخیل اور جذبہ کی وارفتگی اور کثرت اِسے ٹھہراؤ اور وسعت پذیری عطا کرتی ہے۔ طویل نظم کی شعریات میں طوالت ایک اہم عنصر ہے، جو اِس صنف کو مختصر نظم سے امتیاز عطا کرتا ہے۔ شاخوں کے ظاہری طور پر نظر آنے والے پھیلاؤ کی طرح جلوہ ریز اور بباطن زمین کے اندر جڑوں کی صورت اُتنی ہی گہرائی اور گیرائی کا نفوذ طویل نظم کو تخلیقی رس پر استوار کرتا ہے، کیونکہ طویل نظم کو کسی صورت بھی مصرعوں کا انبار ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اُردو میں مثنوی کی ہیئت قبولِ عام رہی ہے۔ ایسی ہیئت، ایسی بنت اور ایسی ساخت میں لکھی گئی نظمیں حافظے میں بھی traces یا نقوش کی صورت رہ جاتی ہے۔ 'شہنشاہ نامہ اسلام' (عیش بدایونی) اور 'شاہ نامہ اسلام' (الطاف حسین حالی) اُردو کی دو طویل اور منفرد نظمیں ہیں۔ ذیل میں ایک اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے:

شنہشاہنامہ اسلام / عیش بدایونی

مولوی مجتہد الدین احمد المعروف عیش بدایونی (2 نومبر 1908ء- 3 فروری 1955ء) کی یک کتابی نظم "شہنشاہ نامہ سلام" ہاشمی پریس بدایون سے شائع ہوئی۔ عیش بدایونی حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے، جس کا اظہار اُنھوں نے مذکورہ کتاب کے سرورق پر کیا ہے۔ اِس نظم کو (69) حصوں میں مختلف موضوعات کے تحت منقسم کیا گیا ہے۔ صنف مثنوی میں لکھی گئی یہ طویل نظم 1975ء میں شائع ہوئی اور اشعار کی تعداد قریباً 2600 ہے۔ شاعر کا دعویٰ یہ کہ اُس نے یہ مثنوی ڈھائی ماہ میں مکمل کی ہے:

ع لکھے ہیں چھبیس سو اشعار یہ ڈھائی مہینوں میں (شہنشاہ نامہ اسلام، ص 212)

مذکورہ مثنوی کے موضوعات کو اس ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ اسلام کی عمومی تاریخ، مبسوط کڑیوں کی صورت جڑتی جاتی ہیں۔ اسلام کے عہد زریں کی تفاصیل جزوئیات کے ساتھ پیش کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے:

حال ولادت، بہار، صبح، قیام، سلام، رضاعت، وفات آمنہ وفات عبد المطلب، بعثت، سلام جناب عمرؓ، ظلم کفار، معراج، نعت، وفات ابو طالب و ام المومنین، ہجرت، فغان ارض مکہ، مدح حضرت مولا علیؓ، داخلہ غار ثور، مدح حضرت ابو بکر صدیقؓ، رجوع بقصہ غار ثور، واقعہ سراقہؓ، ورود بر مکان ام معبد، ورود مدینہ منورہ، قصہ عبد اللہ ابن سلام، نکاح حضرت فاطمہؓ، جنگ بدر، روانگی لشکر کفار، تیاری لشکر اسلام، دعائے ختم رسالت، قتل عتبہ و شبیہ وولید، قتل ابو جہل، ذکر کفار گرفتارانِ جنگ، جنگ احد، ذکر صاحبزادگانِ صحابہ کرامؓ، روانگی لشکر اسلام، نزول لشکر اسلام بمقام احد، انتشار لشکر اہل اسلام، غزوہ بنی نضیر، منقبت حضرت انصارؓ، جنگ احزاب یا خندق، ذکر حضر خندق، ذکر دعوتِ حضرت جابرؓ، حضرت سلمان کو حضرت قیس کی نظر لگ جانا، ذکر نعیم ابن مسعود، طوفانِ ہوا، غزوہ بنی قریظہ، صلح حدیبیہ، منقبت حضرت عمر فاروقؓ، ذکر ابو بصیرؓ، فتح خیبر، کفار پر غلبہ خواب، جنگ حضرت

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

مولا علیؓ، قضائے عمرہ، حضرت عمر ابن عاص و خالد کا اسلام لانا، سریہ موتہ، فتح مکہ، مدح صحابہ کرامؓ، غزوہ حنین، ذکر حضرت شیبہ، ذکر شیما دختر حلیمہ، ذکر شکایت انصارؓ متعلق دادو ہش مولفۃ القلوب، نعت، غزوہ تبوک، مدح صحابہ کرامؓ، ذکر حضرت کعبؓ، خاتمہ و دعا، دعا۔

عیش بدایونی کی اس مثنوی کا بغائر نظری سے مطالعہ کیا جائے تو اس کا تخلیقی اسلوب اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ دورانِ قرات مصرعوں کی بُنت ایسی ہے کہ تقدسِ موضوع ساعتوں میں گھلتا جاتا ہے۔ تاریخی واقعات کو نظم کرنا اور پھر اُس میں جذبے کی شدت کو برقرار رکھنا ایسا وصف ہے، جسے کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عیش بدایونی نے شعری وارفتگی کو کہیں غالب نہیں آنے دیا، مزید بر آں واقعات کی درستی کو برقرار رکھا ہے۔ تصور اور عجز کو معیارِ تکمیل کے مساوی گردانا ہے، آنحضور کی ولادت کا حال بیان کرتے ہوئے اُن کا انداز ملاحظہ کیجیے :

حالِ ولادت

بیان ہے ان مضامین کا احادیث شریفہ میں ☆ یہ ذکر پاک آیا ہے روایاتِ صحیفہ میں
ہوئی اللہ کو منظور جب پیدائش عالم ☆ کیا نورِ نبی پیدا بنائے حضرتِ آدم
ملاوہ نورِ آدم کو اور آدم آئے جنت میں ☆ نکل کر پردہ خلوت سے آیا بزم کثرت میں (1)

درونِ گریہ اور افکارِ عالی کے معجزات کا ہنر کس کو ہے اور کون یہ حق ادا کر سکتا ہے! تاہم اس سعی پُر عزم کو نبھانے میں عیش بدایونی سہل آسن دکھائی دیتے ہیں۔ وظائف و کشائش اور جذبی دروبست میں آنحضور کی یکسوئی، دورانِ عبادت غارِ حرا اور غارِ ثور کے واقعات سے مترشح ہے، غارِ ثور کے واقعے کا نزول ملاحظہ کیجیے :

رجوع بقصہ غار ثور

غرض کافر پھرے جب نامراد اس قصرِ عالی سے ☆ تو وقت صبح نکلے ڈھونڈنے کو بد خیالی سے
بہت ہی تیز رفتاری سے آئے بے دھڑک آئے ☆ وہ لے کر ایک کھوجی ساتھ غارِ ثور تک آئے
کہا کھوجی نے فوراً بڑھ کر ان اشرار سے آگے ☆ نہیں نکلے ہیں وہ لوگ اِک قدم اس غار سے آگے (2)

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آغازِ اسلام سے نفاذِ اسلام تک کے مراحل میں صحابہ کرامؓ کی بے مثل وابستگی، پاکیزگی، دلیری بے مثل ہے۔ اُنھوں نے ہر ہر موقع پر اپنی ثابت قدمی سے لشکر کفار پر اپنی ہیبت طاری کی۔ سامانِ حرب کے بجائے اُن کے دلوں میں اللہ اور رسول اللہ سے آہنی جڑت نے اُنھیں سرخرو کیا۔ غزوہ بدر کا منظر دیکھیے :

تیاری لشکر اسلام

دیا پھر شاہ دیں نے حکم تیاری لشکر کا ☆ ہوا تیار لشکر جاں نثارانِ پیمبر کا
درِ دولت پہ خوش ہوتے ہوئے باصدا آئے ☆ ہوا تھا حکم جن کو ساتھ چلنے کا وہ سب آئے
وہ تھا ماہِ صیام اور بارھویں تاریخ تھی اُس کی ☆ مدینے سے چلے جب بدر کو وہ سرورِ عالی
مسلمانوں کے اس لشکر کے چلنے کا بیان سنئے ☆ جو تھا سامان اُن کے ساتھ اس کی داستان سنیئے
تھے یہ سب تین سو تیرہ مسلماں اور نہتے تھے ☆ بس ان کے پاس ستر اونٹ تھے اور تین گھوڑے تھے (3)

اس مثنوی میں سبق آموزی اور تمثیل کاری کے گراں قدر رنگ ہیں۔ تاریخی پس منظر کا وفور عیش بدایونی کے جذب میں جھلکتا ہے، جو صحیح معنوں میں عقیدت کے بغیر ممکن نہیں۔ اُن کے اعلیٰ و ارفع احساسات کو آفاقی تغیرات میں پیش کیا ہے۔ مثنوی کے آخر میں یہ دعائیہ اشعار ملاحظہ کیجیے، جن میں اظہارِ محبت بھی ہے اور خواہش محبت بھی :

دعا

ترا طالب کبھی غم میں گھرا ہو یہ نہیں دیکھا ☆ ترے در سے کوئی خالی پھرا ہو یہ نہیں دیکھا
دعا یہ ہے کہ اُن کے حال پر تیری نوازش ہو ☆ مرے بھائی بہن کی والدہ والد کی بخشش ہو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

ہوئے ہیں جو مرے احباب خوش یہ مثنوی سن کر ☆ اُنھیں آزاد کر دے دامِ غم سے اے مرے داور (4)

اِن دونوں شہکار نظموں کے مطالعہ کے ایک رُخ مزید بھی ہے جہاں تک جاتے جاتے نظر اکثر دُھندلا جاتی ہے، حفیظ جالندھری کی حیثیت ایک عوامی شاعر سے بلند ہو کر قومی شاعر کے قریب ہو گئی۔ تو اِس کا اثر یہ ہوا کہ حفیظ جالندھری کو پڑھنے کی زیادہ space ملی۔ حالانکہ اُردو کے دونوں مذکورہ شاعر عیش بدایونی اور حفیظ جالندھری کے قلم کی روانی میں تشکیک کا لحظہ بھر بھی احساس نہیں ہوتا۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ عیش بدایونی کی نظم موضوع کی سرابیت اور اولیت کے باوجود پس منظر میں رہی۔ تاریخی معروضیت عیش کے ہاں نمایاں ہے جب کہ حفیظ جالندھری اپنی شعریت بُنت کے باوصف تفسیر میں گہرے ہوتے چلے گئے۔

شاہنامہ اسلام / حفیظ جالندھری

"یادِ ایام" المعروف بہ 'شاہنامہ اسلام' ابوالاثر حفیظ جالندھری (1900ء - 1984ء) کی یک کتابی طویل نظم ہے، جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ زیرِ نظر ایڈیشن 1985ء میں مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور سے شائع ہوا۔ اِس ایڈیشن کی اضافی خوبی اِس میں حاشیہ نگاری کے اعلا نمونے ہیں جن کی مدد سے اِس منظوم درخشاں تاریخ کے حوالوں کو مرتب کیا جا سکتا ہے۔ جس میں انسانی فکری دھاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ منضبط کیا گیا ہے۔ اگر اِس داستان کے آغاز کو دیکھیں جو "خلافتِ انسانی اور کائنات کے اندیشے" سے ہوتا ہے اور اختتام "مدینے کی صبح" کی چمکتی اور نور برساتی پیشانی پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب تاریخی واقعات کو منظوم کیا جاتا ہے تو وہ اپنے واقعات کرداروں اور مکالموں کی تفصیلات تو فراہم کر دیتا ہے لیکن اُس سے "شعری واردات" منہا ہو جاتی ہے لیکن حفیظ جالندھری کے اِس کارنامے کی زندہ رہنے والی خصوصیت یہ ہے کہ اُنھوں نے شعری لطافت کو بھی مجروح نہیں ہونے دیا۔ اِس طویل نظم میں ابواب بندی کی مختصر تفصیل سے اِس کے وسیع تناظر پر ایک نظر ڈالتے ہیں :

جلد اول: باب اول (199 / اشعار) خلافت انسانی اور کائنات کے اندیشے: اِس باب میں 'صدائے روح الامین، افزائش آدم اور ابلیس کا مکر و فریب، نورِ احمدی، ابراہیم خلیل اللہ، حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت، حضرت ابراہیمؑ کا عقدِ ثانی، فرعونِ مصر کی بیٹی حاجرہ، حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت اور ماں بیٹے کی ہجرت، حضرت ابراہیمؑ کی دُعا، وادیِ غیر ذی زرع میں ماں بیٹے کی تنہائی، قبیلہ بنی جرہم کو پانی کی تلاش، کنعان میں حضرت اسحٰقؑ کی ولادت، حضرت ابراہیمؑ کا پھر عرب میں آنا، حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی، تعمیر خانہ کعبہ، اولین حج اکبر، کا ذکر ہے۔

باب دوم (287 / اشعار) حضرت ابراہیمؑ کی وفات: اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کی اولادیں، بنی اسرائیل، عرب میں بنی اسمٰعیلؑ کے پھلنے پھولنے کا بیان، انقلاباتِ عالم اور عرب، مکّے پر یمن والوں کا حملہ اول، قریش کی مدافعت، عرب میں زمانہ جاہلیت، بازار عکاظ، جاہلیت کی عبادت، شاعری کے بُرے پہلو، میلے میں جنگ کا آغاز، اس عہد میں دُنیا بھر کی عام حالت، ہندوستان، چین، ایران، یورپ، شہر پومپی کی آخری رات، یورپ، عیسائی ہو جانے کے بعد، یہودیوں کی عام حالت، ساقی نامہ، کی تفصیل ہے۔

باب سوم (237 / اشعار) پیغمبر آخر الزمان کی ولادت سے قبل کا زمانہ: غلبہ باطل اور شیطان کا غرور، پیغمبر آخر الزمان کے والد عبد اللہ، بنتِ مُرّ الخثعمیہ اور شیطان، سردار عبد اللہ کی پاکیزگی، شیطان اور یہودی، سردار عبد اللہ پر یہودیوں کا حملہ، پانچ شیطان، ایک بندہ رحمان، وہیب بن عبد مناف والدہ سیدہ آمنہؓ، سردار عبد اللہ کا انتقال، اصحاب فیل کا بیان، مشرکین مکہ کا فرار، سردار عبد المطلب اور ابرہہ اشرم کی گفتگو، اصحابِ فیل کے حملے کی صبح، ہاتھی سجدے میں، اصحابِ فیل کا کفر، بیان کیا گیا ہے۔

باب چہارم (227 / اشعار) ختم المرسلین رحمۃ اللعلمین: ولادت باسعادت، سلام، آنحضرت کے دادا عبد المطلب کو خبر ملتی ہے، کعبہ مقصودِ عالم کا طواف کعبہ، عرب کی دودھ پلائیاں، حلیمہ سعدیہ کی غریبی، آنحضرت کے بچپن کی برکات، یتیم مکہ صحرائی گھر کی طرف، بیابان پر ابرِ رحمت کا سایہ، رضاعت سے بعثت تک کا بیان، مصنف کا اعترافِ عجز، شامل ہیں۔

باب پنجم (422 / اشعار) آفتاب ہدایت کا طلوع سب سے طویل باب: مقصودِ بعثت، مظلوم دُنیا کی دعائیں، اقرا، صدیقؓ کا ایمان، السابقین الاولین، پہاڑی کا وعظ، اعلائے کلمۃ الحق، مشرکین کا غیظ و غضب، ابولہب بن المطلب کا کفر، بنو ہاشم میں تبلیغ، حضرت علیؓ کا ایمان، اسلام لانے والوں پر مصائب کے پہاڑ، اکابر قریش کی ابوطالب کو دھمکی، چچا کی فہمائش، بھتیجے کا جواب، ابوطالب کا تاثر، تبلیغ حق کا دشوار گزار رستہ، کفار کی طرف سے مادی ترغیبات، عتبہ کی گفتگو، عتبہ کی حیرت، حضرت حمزہؓ کا ایمان لانا، حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا بیان، دشمنانِ دین میں نبی کے قتل کی تجویزیں، عمر، نبی کے

قتل کا بیڑا اُٹھاتے ہیں، حضرت عمرؓ کا ایمان، عمرؓ آستان نبوت پر، حضرت عمرؓ کی شانِ ایمان، ہجرتِ حبشہ، ایذا دہی کی انتہا، طرح طرح کی عقوبتیں، نجاشی انصاف کی راہ پر، دربارِ نجاشی میں حضرتِ جعفرؓ کی تقریر، نجاشی راہِ ہدایت پر، نجاشی کا تہیہ، رسول اللہ کے خلاف اہل مکہ کا معاہدہ، ابو طالب کی ثابت قدمی، شعب ابی طالب میں محصوری کا زمانہ، شکست معاہدہ باطل، عام الحزن، ابو طالب اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات، ہادی اسلام کا سفر طائف، پتھروں کی بارش، آپ سے بد دُعا کی خواہش رحمۃ اللعلمین کا جواب، پتھر مارنے والوں کے لیے آنحضرت کی دعاے خیر، اہل یثرب میں اسلام، وہی جوش تبلیغ، یمنیوں اور یثربیوں کا ایمان لانا، کو موضوع بنایا گیا ہے۔

باب ششم (193 / اشعار) ہجرتِ نبوی: مسلمانانِ مکہ کی ہجرتِ یثرت، مشرکین مکہ کے ارادے، مشاورتِ قتل، ہجرت کی رات، غار ثور، سحر کا نور، خندہ زن تھا باطل کی طاقت پر، انعام کا اعلان اور تلاش، قافلہ نبوت مدینے کے راستے میں، عرب کی دُھوپ، سراقہ ابن مالک ابن جعشم کا تعاقب، آنحضرت کی ایک معجزہ نما پیش گوئی، بریرہ اسلمی اور اس کے ساتھی، قبا میں ورودِ مسعود، الانتظار، الانتظار، قافلہ نبوت شہر یثرب کی طرف، نبی اپنے مدینہ میں، شوقِ میزبانی، دارالامانِ مدینہ، کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب ہفتم (325 / اشعار) مدینے پر جنگ کے بادل: قریش مکہ کا جوش غضب، قریش مکہ کی دھمکی، عبد اللہ ابی، منافق، مدینے کے بدباطن یہودی، قریش مکہ کی غارت گری، اذنِ جہاد، شرطِ جہاد، قریش کی دوسری دھمکی، قافلہ تجارت اور ابو سفیان کے منصوبے، شرارت، مشرکین میں اشتعال کی چال، ابو جہل کی آتش افروزی، قریش مکہ کی چڑھائی، آگ لگا کر ابو سفیان مکّے پہنچ گیا، ابو جہل کا جواب ابو سفیان کے قاصد کو، صورتِ حالات کی نزاکت، نبی کا مشورہ صحابہ سے مہاجرین کا مشورہ، انصار کا جوشِ ایمان، وعدہ نصرتِ الٰہی، مجاہدین اسلام جہاد کے رستے پر، کفار کا ڈیرہ میدانِ بدر میں، ابو جہل کا غرور، مسلمانوں کی کمزور جماعت، قطعہ تاریخ، شامل ہے۔ جلد اول، کے موضوعاتی تعارف کے ساتھ ہی، شعری جاذبیت سے مملو ایک نمونے کو بھی ملاحظہ کیجئے :

الگ تھے ساری دُنیا سے مگر یہ لوگ خوش دِل تھے ☆ انھیں آزادیوں کی زندگی کے عیش حاصل تھے
مگر آزادیوں نے ان کو کھویا دین و دُنیا سے ☆ ہوئے گمراہ یہ برگشتہ ہو کر حق تعالیٰ سے
کیا اخلاف نے اسلاف کے اوصاف کو زائل ☆ رہِ حق چھوڑ کر سب بت پرستی پر ہوئے مائل (5)

جلد دوم: باب اول (/ 1097 اشعار) معرکہ بدر: معرکہ بدر، لشکر اسلام کا ورود، حدت کی شدت، صحرا کی دُعا، بارش کا نزول، جستجوئے غنیم، ارشادِ ہادی، ابو جہل کے جاسوس، ابو جہل کا غرور، بدر میں رات کا منظر، تصویر کے دونوں رُخ، رسول اللہ کی شب بیداری، صبح کاذب، ضمیر کی آواز، صلح کی ایک کوشش، عتبہ کا جواب، حکیم کا ابو جہل کو سمجھانا، ابو جہل کی ضد اور فتنہ انگیزی، لشکر کفار کی آمادگی جنگ، صبحِ صادق، نتیجہ جنگ کے متعلق پیغمبر کی پیشگوئی، مجاہدین اسلام، معرکہ نور و ظلمت، استعارہ از طلوع آفتاب، میدانِ بدر میں مجاہدین کا منظر، لشکر مشرکین کی دھوم دھام، دشمنوں کا سراپا، صفِ اسلام، ملاقینِ ہادی، رسول اللہ کی دُعا بہر مجاہدین بدر، دشمن کی آہنی صفیں، اپنے محسن کے دشمن، نور و ظلمت آمنے سامنے، رحمۃ للعالمین کا تاثر اور نصرت حق کی طلب، فوجِ دشمن میں طبل جنگ، قرشی سپہ سالار کی مبارز طلبی، نصرت حق کی بشارت، انصار کا اقدام اور قریش کا غرورِ نسب، بہادران آل ہاشم کا میدان میں نکلنا، کفر کے طنز پر اسلام کا جواب، انفرادی جنگ اور عتبہ کا مقابلہ، حضرت علیؓ اور ولید کا مقابلہ، حضرت علیؓ کا شبیہ کے ہاتھ سے زخم کھانا، حضرت عبیدہؓ کی شہادت، دشمن خوف زدہ، ابو جہل کی تقریر، قریش کا عام دھاوا، مسلمانوں کا ربط و ضبط اور فرمانِ پیغمبر، مسلمانوں کی تیر اندازی، قلت و کثرت میں جنگ مغلوبہ، مجاہدین اسلام کی شجاعت، حضرت زبیرؓ اور ابو کرش کا مقابلہ، ہنگامہ کارزار، گرمی جنگ اور ساقی کوثر کا بیان، حوض پر کفار کی چیرہ دستی، مسلمانوں کا استقلال، اصل اصولِ جہاد، حب رسول، میدانِ کارزار میں ابو جہل کی سرگرمیاں، قتل ابو جہل کی کہانی، حضرت عبد الرحمن بن عوف کی زبانی، دو انصاری نوجوان اور ابو جہل کی جستجو، حضرت عبد الرحمن کی نشان دہی، غیرت مند نوجوان، انصاری نوجوانوں کا حملہ، ابو جہل کا حشر، ایک نوجوان کی شہادت، دوسرے نوجوان پر ابو جہل کے بیٹے کا وار، غازیوں اور شہیدوں کی شان، پیغمبر اپنے خدا کے حضور، پیغمبر عرصہ کارزار میں، معجزے کا ظہور، جنگ بدر کا انجام، رحم کی تقلمین کا اثر، بدر میں کفار کے مقتولوں پر ایک نظر، ابو جہل کی نگاہِ واپسیں، فتح کے بعد آنحضرت اور غازیوں کی مصروفیات، مشرکین کی لاشوں سے آنحضرت کا خطاب، بعد فتح غازیانِ اسلام کی واپسی، واپسی کی پہلی منزل، کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم (/509 اشعار) جنگ بدر اور جنگ اُحد کا درمیانی وقفہ..... مکّے اور مدینے کے حالات: منافقین اور یہود کی شرارتیں، مدینہ میں مسلمانوں کی حالت، منافقین اور یہود مدینہ کی طنز آمیز افواہیں، حضرت رقیہؓ کی وفات کا دن، فتح کی خوش خبری، فتح کی خبر پر منافقین و یہود کی رائے زنی،

حضرت اُسامہ ؓ بن زیدؓ کا جوش، رسول اللہ اور غازیانِ اسلام کی مراجعت، عم نبیؐ حضرت عباسؓ بطور اسیر جنگ، مکّے میں شکست کی خبر، صفوان بن امیہ کا شک وشبہ، شکست خوردہ مشرکین کی عام واپسی، مکّے میں کہرام، شکست کی روداد اور ابولہب کی مایوسی، ماتم کرنے والوں کو ابوسفیان کی فہمائش، ہند جگہ خوار کا غم وغصہ، مکّے میں انتقامی جنگ کی تیاریاں، انتقام کی تدبیریں، ابولہب کی مرگِ مایوسی، مدینہ میں قیدیانِ جنگ کا مسئلہ، پیغمبر اسلام مشورہ طلب فرماتے ہیں، صدیق اکبرؓ کی رائے، حضرت عمر فاروقؓ کی رائے، رحمۃ للعالمین کی اُمت کا فیصلہ، ارشادِ پیغمبر دربارہ اسیرانِ جنگ، اسیروں کے لیے اُس عہد کے عام قوانین، قیدیوں سے مسلمانوں کا سلوک، عم نبی حضرت عباسؓ اور فدیہ جنگ، حضرت عباسؓ کا فدیہ لینے میں تامل اور آنحضرت کا معجزہ، حضرت عباسؓ کا ایمان لانا، حضرت ابوالعاصؓ کا فدیہ اور آنحضرت کی رقت، مدینہ میں مسلمانوں کی مشکلات، منافقین کا گروہ، مدینے کے یہود، ایک لڑکی سے اوباشانہ چھیڑ، ایک مسلمان کا پاسِ غیرت، حمایت کرنے والے مسلمان کی شہادت، یہودیوں کو آنحضرتکی فہمائش، یہودیوں کا گستاخانہ جواب، ایک شاعر کعب بن اشرف کی شرارتیں، حضرت سیدہ النسا فاطمۃ الزہراؓ کی شادی، مسجد میں اجتماعِ صحابہؓ اور نکاح، حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی رخصت، حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا جہیز، رحمۃ للعالمین بیٹی کے گھر میں، عذرِ مصنف، شامل ہے۔

باب سوم(/ 445 اشعار) مکّے والوں کے انتقامی حملے، مدینے پر ابوسفیان کی دستبرد: غزوہ سویق، ابوسفیان کی قسم، ابوسفیان کی دستبرد، آنحضرت ابوسفیان کے تعاقب میں، شاعروں کا دوسرے قبائل کا بھڑکانا، مکّے میں فوج کا اجتماع، قریشی عورتیں، آنحضرت کی اطلاع یابی، شہر کی حفاظت کے ضروری سامان، مسجد نبوی میں مجلس شوریٰ، آنحضرت کا خطبہ، عبداللہ بن ابی منافق کی رائے، مسلم نوجوانوں کا جوشِ جہاد، جوش و تحمل، پیغمبر کا فیصلہ، رحمۃ للعالمین لباسِ جہاد میں، جو شیلے مجاہدین کا احساس ندامت، پیغمبر کا جواب، مجاہدین کا مدینے سے خروج جانب اُحد، لشکر اسلام میں منافقین کی شمولیت، دو نوجوان جن پر جہاد فرض نہ تھا، مجاہدین اسلام کا قیام شب، راس المنافقین اور اُس کے ساتھی، کفار کی چھاؤنی، کفار کے جاسوس کا بیان، ابوسفیان کی تدبیریں، ابوعامر راہب، خفیہ سازش، زنانِ قریش کی تیاریاں، حضرت حمزہؓ کو شہید کر ڈالنے کی سازش، لشکر قریش میں تیاریوں کی رات، آشوب شب، لشکرِ اسلام اور خیر الانامؐ، مجاہدین کا اقدام، نمازِ صبح، مومنوں کی صف آرائی اور منافقین کی بے وفائی، قطعہ تاریخ شاہنامہ اسلام، جلد دوم، کا ذکر ہے۔ جلد دوم، کے شعری سفر کو بھی حفیظ جالندھری نے شعری واردات سے ممیز کیا ہے :

یہ عالم تھا کہ دیکھا اِک شُتر سوار آتا ہے	☆	کھڑا ہو ہو کے رستے میں کوئی مژدہ سناتا ہے
مسلمانوں کے بچے بچیاں ہیں جمع گرد اُس کے	☆	خدا کا فضل اور فتح مبیں لب پر ہیں ورد اس کے
قریب آ کر نظر آیا جنابِ زیدؓ کا چہرہ	☆	وہ چہرہ جس پہ تھا لطفِ خدائے پاک کا سہرا (6)

جلد سوم

211 / اشعار) جنگ اُحد: گزارش سرنگارش، غزوہ بدر کی فضیلت، مشاہدہ بدر، غزوہ بدر و اُحد کا نکتہ امتیاز، بدر کی ہزیمت پر قریش مکّہ کا جوشِ انتقام، قریش کا غرور اور دعویٰ باطل، قبائل عرب کو امداد کی دعوت، مکّہ میں جوش و خروش، بنوہاشم سے رشک ور قابت، ابوسفیان کی زوجہ، وحشی غلا قاتل حمزہ، شاہنامہ اسلام جلد دوم میں بیان کردہ واقعات پر ایک نظر، مدینے کا ایک راہب ابوعامر فاسق، ابوعامر پر ابوسفیان کا روغن قاز، ابوعامر کے دعوے، ابوعامر کے ارادے، ایک شیطانی ترکیب، اُحد کی رات اور ہر دو لشکر، کی تفصیلات ہیں۔

باب دوم

315 / اشعار) نور و نار و ظلمت: منظر صبح اُحد، شرارِ بولہبی درپئے چراغِ مصطفوی، محمد، اُحد میں جمع ہونے والے، شریف انسان، مسلمان، چھوٹی سی جماعت مگر بہت اہم، لیکن اُن کے بھی مدارج تھے، آزمودہ، ناآزمودہ، شرطِ نصرت الہٰی، خبیث انسان۔ منافقین، منافقوں کا سردار، نمود و نام والے، قریش مکّہ، اسلام کی مخالفت کا سبب، بظاہر غرور بے جا بھی نہ تھا، بدر کی شکست، گویا شیر کو زخم، ان کا ارادے، کو موضوع بنایا گیا ہے۔

باب سوم (48 / اشعار) تینوں جماعتیں اپنے اپنے رنگ میں: قریش، مسلمان، منافق، جماعتوں سے بالا خدا کا رسول، اس کے ساتھی، کانٹوں سے پھول، کفارِ مکّہ اور مسلمان آمنے سامنے، منافقین کا جماعت سے کترا جانا، نعرہ منافقانہ، فوجِ اسلام کا تاثر، پیش کیا گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

باب چہارم(149 / اشعار)اُحد میں لشکروں کی ترتیب: صفوفِ اسلامی، تیر اندازوں کا تعین اور تاکید استقامت، تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جبیرؓ کا تقرر، بقیہ فوج کی تقسیم، علمبر دار اسلام، ارشاداتِ عالی، شکست و فتح سے بے نیازی، شہادت ہی اصل اسلام ہے، طاعتِ پیغمبر، راستبازی اور راستی، پہلو تہی، تفرقہ و نفاق کی ممانعت، رسول کی اطاعت نصرت کا وسیلہ ہے، موت و حیات اور حلال و حرام، فوجِ غنیم کی ترتیب، خالد کا رسالہ، عکرمہ بن ابو جہل کا رسالہ، ابوسفیان اور کفار کے علمبر دار میں جھڑپ، طلحہ کا جواب سخت، ابوسفیان کا کھسیانا پن، لشکر مشرکین کی صف بندی پر ایک نظر، اپنا اپنا رنگ نمائش۔ عمرو بن العاص، آنحضرت کے خاص مخالفین۔ پانچ سازشی، چھٹا فتنہ، کو بیان کیا گیا ہے۔

باب پنجم(139 / اشعار)تقدیر کے مقابل تزویریں: آغاز جنگ سے ایک ساعت پہلے، یہ سب کس کے مخالف تھے؟ قریشی عورتوں کا راگ، نغمہ زنانِ قریش اُردو میں، فوج قریش کا جوش و خروش، ابو عامر راہب کے میدان میں، ابو عامر کی حیرت اور حسد، ابو عامر کی تقریر، انصار کا جواب، پتھر کا جواب پتھر، غلامی، کرائے کا سپاہی، ابو عامر کا فرزند حنظلہؓ، رسالت کا احسان، آقاؤں کی بیدردی، طلحہ علمبر دار قریش کا طیش، ایسے موضوعات کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔

باب ششم(394 / اشعار)کفر و اسلام کی باقاعدہ جنگ: علمبر دار قریش کا اقدام میدان، طلحہ کی مبارز طلبی، طلحہ کا اسلامی عقائد پر تمسخر، مسلمانوں کا ضبط، علیؓ اور مرتضیٰؓ کا جوشِ جہاد، علیؓ اور طلحہؓ کی شمشیر بازی، طلحہؓ کی برہنگی اور علیؓ کی حیاو مروت، قریشی فوج کا غضبناک حملہ، اسلام کا جھنڈا، جھنڈے کا عام دھاوا، ارشادِ ہادی پر مُسلمانوں کی تیر افگنی، قریش کی پریشانی اور قریشی عورتوں کی جولانی، ابوشیبہ کی علمبر داری، ابوشیبہ مبارز طلب کرتا ہے، جنابِ حمزہؓ کا اشتیاق شہادت، اجازتِ میدان اور حضرت کے تاثرات، کفار پر حمزہؓ کا رعب، حمزہؓ اور ابوشیبہ، ابوشیبہ کے امدادی، ابوشیبہ کا قتل، حمزہؓ پر مقتول کے امدادیوں کا حملہ، لشکر اسلام کو اذنِ جنگ مغلوبہ، رسالت کی تلوار، جید صحابہؓ کو اس تلوار کی حسرت، ابودجانہ کو عطائے شمشیر، ابودجانہ کی رفتارِ ناز، تیر اندازوں کو آخری تاکید، اُحد میں پہلی جنگ مغلوبہ، کی تفصیل ہے۔

باب ہفتم(114 / اشعار)فتنہ مالِ غنیمت: تازہ ایمان مسلمین مالِ غنیمت کی دُھن میں، ٹیلے کے تیر انداز اور حصولِ غنیمت کا شوق، حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کی تنبیہ، تاویل احکامات نبوت، تیر انداز چھوڑ کر غنیمت حاصل کرنے والوں میں، ٹیلے پر حضرت ابنِ جبیرؓ اور سات تیر انداز، خالد نے ٹیلے کو خالی دیکھا، حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت، غنیمت لوٹنے والوں پر خالد نے نظر ڈالی، مسلمانوں کی پشت پر خالد کا حملہ، بھاگی ہوئی فوجِ قریش پلٹتی ہے، اکابر مجاہدین کی پامردی، رسول پر حملہ کرنے کے متلاشی، حضرت مصعبؓ پر ابن قمیہ کی نگاہِ بد، ابن قمیہ، مصعبؓ پر وار کرتا ہے، مصعبؓ کی شہادت، اِس حصے کا فکری نتیجہ ہے۔

باب ہشتم(397 / اشعار)شہادتِ رسول کی افواہ، اُحد میں قیامت: شیطان کا دعویٰ باطل، خبر یا صاعقہ، صحابہؓ پر اِس خبر کا اثر، اس خبر کے مختلف اثرات، مسلمین کی بدحواسی، رفاعہؓ اور یمانؓ کی شہادت، بے خود و ساکت ہونے والے، فاروق اعظمؓ بھی سکتہ میں، حصرت انس ابنِ نضرؓ، وہ جن کے پاؤں اکھڑ گئے، مگر وہ جو بیشتر سے زیادہ ثابت قدم ہو گئے، ان کا مقصود، حضرت حمزہؓ کا جلال، سباع غبسہ ثانی، وحشی غلام کمین گاہ میں، وحشی حربہ پھینکتا ہے، حمزہؓ کی شہادت، وحشی چھری سے کلیجہ نکالتا ہے، ہند کے لیے ہدیہ، ہند جسد حمزہؓ پر، ہند کے گلے کا ہار، وحشی کا انعام، چند سر فروشانِ اسلام کا ثبات، نگاہِ ہادی اسلام، اس افتاد کے وجوہ، ابن قمیہ کے دعویٰ پر ابوسفیان کا شک، کعب بن مالکؓ حضور کو پہچانتے ہیں، کہاں؟، کعب نے کیا دیکھا؟، میدان میں شانِ نبوت، پیغمبر کا عزم اور تاثر، کعب بن مالک کی صدا، شمع نبوت کے پروانے، کفار کی شدت، حضرت علیؓ کی جانبازی، حضورت پر تیروں کی بارش، مدینے میں شہادتِ رسول کی افواہ، بھاگ کر مدینے پہنچنے والوں کی پشیمانی، سب میدان کی طرف پلٹتے ہیں، جو دشت و جبل میں آوارہ تھے، خاتونانِ اسلام، حضرت اُم عمارۃؓ، ابو طلحہ اور سعد و قاص کی تیر اندازی، ترکش خالی ہو جاتے ہیں، سعد و قاص کی قدر اندازی، ابوسفیان پر حضرت حنظلہ ابن ابو عامر کا حملہ، جان بچی لاکھوں پائے، کا احوال ہے۔

باب نہم(160 / اشعار) آفتاب اور بُرج عقرب: قریش کی سازشی ٹولی، ابوسفیان کی تزویریں، قریش کا بے پناہ حملہ، انصار کی فداکاری، خاص ذات اقدس پر حملے، اُم عمارۃؓ کی جانثاری، دشمنوں کی سنگ باری اور محبوب خدا کی زخم داری، دشمنوں کے وار اور نبی کی دُعائیں، رفیقانِ نبوت، شہادت کی ارزنی، خالد کی حیرت، انتہائی کشمکش، ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

باب دہم(395 / اشعار)خاتمہ جنگ اُحد: قریش کی بے دلی، اُبی شانِ نبوت سے طالب جنگ، گستاخانہ پیغام، آنحضرت کی پیش گوئی، صحابہؓ کا رسول کی بجائے نکلنے پر اصرار، نبی بہ نفس نفیس دشمن کے مقابل، کیا شیطان ابن خلف کی شکل میں تھا، ابن خلف کی نگاہِ واپسیں، ابن حمید کا حملہ اور حضرت ابو دجانہؓ، نبی کے رخسارِ مبارک پر جمی ہوئی کڑیاں، نزول آیہ اور رسول کا ارشاد، نبی کی پیاس اور آب نایاب، زخمیوں کو پانی مل رہا تھا، جناب فاطمۃ الزہراؓ کی تشریف آوری، قریشی عورتیں اور شہیدانِ اسلام، سپہ سالار قریش کی تفتیش حالات، حضرت عمرؓ کی بے تابی جواب، ابوسفیان کا اظہارِ تفاخر اور صحابہؓ کا جواب، منظر بعد جنگ، شہادت گاہ میں، شہدائے اُحد کی تکفین و تدفین، نبی کی پھوپھی حضرت صفیہ میتِ حمزہؓ پر، تدفین کے بعد، عقیدت اور تسلی، موضوعِ فکر ہیں۔ جلد سوم، میں شامل اِن اشعار کی تازگی اور عقیدت پڑھنے والوں کو اپنے سحر میں مسحور کر دیتی ہے :

شہادت پانے والے پاگئے دِل کی مرادوں کو ☆ سبق حب نبی کا دے گئے عالی نہادوں کو
فقط گنتی کے چند اصحاب محو سر فروشی تھے ☆ شہادت کے تمنائی تھے وقت سخت کوشی تھے
شہادت ہی کے طالب تھے یہ سب نام آور و نامی ☆ حیاتِ تازہ کا آغاز تھی یہ نیک انجامی (7)

جلد چہارم: باب اول(111 / اشعار)شہادتِ گاہ اُحد پر ایک نظر: شہدائے احد کی تربتیں، تکفین و تجہیز، اُحد سے سرورِ عالم کی مراجعت مدینہ ،اُحد کی اُفتاد پر مجاہدین کی ندامت، مدینہ کی یہ رات اور منافقین، منافقین کی طرزِ گفتگو، منافقین کا مہاجرین پر طعن، منافقین یہود کے رفیق تھے، منافقین کا طرزِ استدلال، انصار کا ایمان، اِن موضوعات کی ترتیب میں حسنِ بیان کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے۔

باب دوم(179 / اشعار)شام اُحد کی صبح: مجاہدین اُحد پھر راہ جہاد پر، مجروح صحابہؓ کی جرات و ہمت، پیغمبر علیہ السلام دشمنوں کے تعاقب میں، لشکر کفار کی حالت، ہوس، کینہ، تذبذب، لشکریوں کا ایک دوسرے کو الزام، ابوسفیان اور دوسرے قائدین کی مشورت، ابوسفیان کا تامل و تذبذب، ابوسفیان کی تقریر، ابوسفیان کی شیخیاں، حضرت علیؓ اور آل ہاشم سے عداوت، معبد خزاعی کا ورود، معبد قریش کو ڈراتا ہے، رسول اللہ کے بارے میں ابوسفیان کے خیالات، صفوان ابن اُمیہ کی فہمائش، حمرا الاسد، زخمیوں کی جماعت، اس تعاقب کا راز، قریش کے حوصلے پست ہو گئے، لشکر قریش کی بدحواسی اور فرار، مجاہدین اسلام کی چھاؤنی، نور سے نار کا فرار، رسول اللہ کے ارشادات، شامل ہیں۔

باب سوم(81 / اشعار) نبی اپنے مدینے میں: رونے پیٹنے اور ماتم داری کی مناہی، شہیدوں کا احترام، مدینہ امن کی بستی، دارالامان کی کشش، مدینے میں اہل حق کے اشغال، حلقہ ذکر، دارالامان کے اُمن کی صورت و سیرت، حلقہ درس، اصحاب صفہ، اصحاب صفہ کی شان، نبی کو ان کی پاسداری تھی۔

باب چہارم(۲۷۳ / اشعار)سلسلہ سرایا: دشمنانِ اسلام کی دغابازیاں اور تباہ کاریاں، دارالاماں پر چاروں طرف سے حملے، فتنہ انگیز قبائل کی سرکوبی، شیطنت کی انتہا(واقعہ بیر معونہ)نجد سے اظہارِ فتنہ، ابوبرا کا مدینہ آنا، حکیم مدینہ کی شفایابی اور مکر، ابوبرا کی درخواست، آنحضرت کا تامل، ابوبرہ کی ضمانت، ہدایت کی درخواست منظور، مبلغین اسلام راہ تبلیغ پر، رسول پاک کا مبلغین سے خطاب، مبلغین اسلام نجد کی طرف، ابوبرہ کا کھسک جانا، صحابہؓ کا پیغام رئیس نجد کے نام، رئیس نجد کا مبلغین سے سلوک، نجدی قبائل کا مبلغین پر حملہ، شہدائے بیر معونہ، واقعہ رجیع، قابل عضل و قارۃ کا مکر، تبلیغ کے لیے صحابہؓ کی تیاری، مبلان اسلام اور قبائل خون آشام، شہادت مبلغین رجیع، قید میں آزادہ دلوں کا حال، بے گناہوں کے قتل کی منادی، قیدی اپنے قتل کی خبر سنتے ہیں، مسلمان قیدی کی خواہش، مسلمان کسی حالت میں غدار نہیں، مسلمان کسی بے گنہ سے بدلہ نہیں لیتا، یہ سب خلق محمد کے کرشمے ہیں، قتل کا میلا، شوق جب مقتل کی جانب پابجولاں چلا، مسلمان قیدیوں سے کافروں کا سلوک، یک جان دو قالب، اسلام سے پھر جانے کی ترغیب، وار کے نیچے مسلمانوں کا نعرہ حق، سایہ دار میں نمازیں، نماز ادا کرنے میں عجلت کا سبب، اذیت دہی کے لیے صلائے عام، شہیدوں کی لاشوں سے بدلہ، انتہائی آزار۔ انتہائی عقوبت، شہید کا آخری امتحان، خبیبؓ کی دعا، قاتلوں پر مقتول کی ہیبت، ایمان زید کا امتحان، پائے محمد کی خلش بھی ناقابل برداشت، گناہِ بے گناہی، باطل حق پر غضب ناک تھا، نوید آسمانی کے مقابل خبث سفلی، طبیب مایوس نہیں ہوتے، مامور کا ضبط و صبر، شامل ہے۔

باب پنجم(105 / اشعار)فتنہ قوم یہود: مزدور اور سود خوار، ساہوکار کا دخل و عمل، سود در سود کا پھیر، مدینے کے یہود، قبائل عرب کی سیاسیات اور یہود، یہود اسلام کے دشمن تھے، اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں، یہود کی ہر کوشش ناکام، یہود کی غصب ناکی، ناقابل اصلاح قوم، یہود کی طرف سے انتہائی اشتعال پر، رسول اللہ کا تحمل، رسول اللہ کو قتل کرنے کی ناکام سازشیں، سلامت نکل جانے کی اجازت، بیان کی گئی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

باب ششم(1114 / اشعار)مسلمانوں کا سارے عرب پر دھاوا:جنگ احزاب کے وجود، سارا عرب مشتعل، بڑے بڑے قبائل کی فوجیں، ملک خدا خر گرفت، دوسروں کی کمائی پر جینے والے، اقتدار شخصی کی ہوس، مفت خور، لٹیروں کا باہمی ربط وضبط، شخصی اقتدار کے گرگے، انتظام کے پردے میں لوٹ، ناحق پرستوں کا وجود، وجودِ اہل حق، محمد کا مدینہ، انسان کامل کی برکات، مدینہ کے چاروں طرف، جاالحق ور حق الباطل، حق سے اہل باطل کے اندیشے، مدینے پر چڑھائی کرنے والے، آنحضرت کی مجلس مشاورت، حضرت سلیمان فارسیؓ کی رائے، خندق، محبوب خدا مزدور کے لباس میں، پیٹ پر پتھر، ضربِ محمد، خندق کے آرپار، اخزاب عرب کی چھاؤنی، کفار کے جیوش اور یہود، قبیلہ قریظہ کی بغاوت، عہد شکن، یہودی قوم کی عہد شکنی نئی نہ تھی، نبی کریم یہود کو آخری فہمائش کرتے ہیں، عہد شکن یہود کا تمرد، اس خطرے کی تصدیق اور نبوت کے انتظامات، خندق پر اسلوب جنگ، کفار کے اتحادی لشکروں کا بے پناہ دھاوا، مسلسل حملے، مسلسل مدافعت، ہولناک ہنگامہ، چوبیس ہزار کے مقابلے میں ایک ہزار، قائد اسلام اور مجاہدین کا استقلال، کثرت کفر کا شور، قریشی شہسوار، خندق پار، چار ہر زہ کار، ابن عبدود، ہزار سوار کے برابر ایک شہسوار، واحد صدائے شیر خدا، صاحب ذوالفقار کا جلال، تین سوال، ابن عبدود کی حیرت اور غضب ناکی، کافر کا غرور، مومن غیور، برش ذوالفقار، ابن عبدود کا انجام، شیر خدا انسانی بھیڑیوں کے تعاقب میں، شریفانہ موت کا طالب، فوجِ کفار پر ہیبت ذوالفقار، قریش کے سرداروں کی خفیہ مجلس، ابوسفیان کی تقریر، کفار کے مقاصد جنگ، قریش دیوتاؤں کے نائب، قریش کے اندیشے، شاہی کا منصوبہ، کملی والے کی روشن تعلیم، فرزند ابوجہل کا نقطہ نظر، قریش اسلام سے کیوں پریشان تھے، قریش کی نسلی برتری کی تشویش، مدینے کے اندر ریشہ دوانی کی تجویز، مسلمانوں کو محصور کر کے مارنے کا قصد، شہر کا محاصرہ، شہر کی حفاظت کے انتظامات، محصورین خندق پر شدت، منافقین مدینہ کی روگردانی، منافقد ینکے بہانے، مہاجرین سے کینہ، منافق نصرتِ اسلام نہیں کر سکتے، رسول اللہ کا تحمل، لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا، مدینہ محاصرے کی حالت میں، دشمنانِ اسلام کی ذہنیت، مارہائے آسین، آزمائش کے دنل خندق پر جماعت مجاہدین، انتہائی مصیبت انتہائی استقلال، ساری دُنیا کی بھلائی کے لیے، جذبہ ادائے فرض واحساس ذمہ داری، جماعت کا تحفظ، اتحادِ جماعت، مسلمانوں کا ایثار، ایسے امتحان کے وقت، جب نفس فریب دیتا ہے، کون ثابت قدم رہتا ہے، اصحاب محمد کا ایمان، مسلسل آزمائش، سرکردہ انصار سعد ابن معاذ، مسلمان مستورات، یہود کا منصوبہ، حضرت صفیہؓ کی دلاوری، مسلمان عورتیں اپنی حفاظت آپ کرتی ہیں، مسلمانوں کا انتہائی استقلال، امتحان کی آخری سخت گھڑیاں، صحابہؓ امتحان میں پورے اُترے، آنحضرت کی دعا، احزاب کی آخری رات، ظالموں کی پریشانی، کافروں کا ایک دوسرے کو الزام، قریش سپہ سالار سے بددلی، یہودیوں کی نفع خوری، یہودیوں کی وعدہ خلافی، قبائل کو رسد کی فکر، کفار کا لشکر اور شراب، شرابی شاعر، ابوسفیان کی تقریر، یہود اور قبائل میں اختلاف، دوسری صبح متفقہ دھاوے کی تجویز، وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، آندھی کا حملہ، کفار پر خوف وہراس چھا گیا، ابوسفیان سمجھا قیامت آئی، ابوسفیان نے بھاگنے کی ٹھہرائی، ابوسفیان کی بدحواسی، ابوسفیان کی شرم، لشکر احزاب اندھیرے میں غائب، مدینے کی صبح، کی منظر کشی کی گئی ہے۔ جلد چہارم، کے اِن اشعار میں اسلام کا ظہور اپنی تابانی کے نور سے انسانی اذہان کو جس مسحور کن کیفیت سے آشنا کر رہا ہے، اُسے الفاظ کا روپ دے کر شاعر نے اَمر کر دیا ہے :

نہ آندھی ہی رواں تھی اب نہ قائم وہ اندھیرا تھا ☆ ہوائیں معتدل تھیں اور نورانی سویرا تھا
نسیم صبح کے آزاد جھونکے سر سراتے تھے ☆ طلوع مہر کا عالم تھا ذرے مسکراتے تھے
نظارے کا سہارا پالیا تھا مہر خاور نے ☆ محمد کا مدینہ چھالیا تھا فضل داور نے (8)

ڈاکٹر محمد دین تاثیر ”شاہنامہ اسلام“ کی جلد دوم میں زریں الفاظ کا اظہار کیا ہے، اِس سے پہلے جلد اول شائع ہو کر اپنے مقاصد میں کس قدر کامیابی حاصل کر چکی تھی، اِس حوالے سے وہ لکھتے ہیں :

> شاہنامہ اسلام' میں وہ سب کچھ ہے جو رزمیہ نظموں میں ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ سب کچھ ہے جو اس قسم کی نظموں میں ہونا چاہیے، یقیناً حفیظ اپنے بیان کردہ مقصد میں کامیاب ہے جن لوگوں نے شاہنامہ کے کچھ حصص بھی سُنے، اُن کے لیے یہ دعویٰ تحصیل حاصل ہے۔ وہ دِل بہت ہی سنگین ہو گا۔ جیسے یہ آتشیں تیر نہ برما سکیں۔ 9

”شاہنامہ اسلام“ میں ابواب بندی سے قبل 130 / اشعار ایسے ہیں جنھیں مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں حمد، نعت، سببِ تصنیف، مشکلات، مزارِ قطب الدین ایبک، ضمیر کی آواز اور مناجات شامل ہیں۔ یہ طویل منظومہ یقیناً فکری وفنی حوالوں سے نئے مطالعوں کا متقاضی ہے، اِس کی بُنت میں شعری اسالیب کے بہت سے اعلا نمونوں کو مد نظر رکھا گیا ہے، اِس کی اُٹھان عربی اور فارسی کی شعری روایت سے بھی جڑی ہوئی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

ہے۔اُردو ادب میں اِس کی اشاعت نے طویل عرصے تک موضوع بحث رہنے والی اِس نظم کی بنیادی وجہ اِس کا اسلوب ہے، جس میں غیر معمولی روانی اور سادگی سے کام لیا گیا ہے۔اِتنی طوالت کے باوجود کہیں اُکتاہٹ کا احساس نہیں ہوتا، شیخ عبدالقادر لکھتے ہیں :

> زبان سادہ اور بااثر ہے۔رزم کے مناظر پُرزور الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں اور جہاں بزم کا رنگ درکار ہے وہاں کلام بھی اِسی رنگ کا ہے۔10

معنوی توسیع یا معنوی ترسیل ابلاغ سے متعلق ہے۔اگر تفہیم تشنہ یا ادھوری ہو تو نہ صرف مجموعی اجمالی تصور بے معنی ہو جاتا ہے۔نظمی تاریخ کوئی بے رس شے نہیں اگر اُس میں بیانیہ کا تسلسل اور جہانِ نو کے تقاضے پورے ہوں۔مذکورہ دونوں نظموں کا پس منظر نامہ اگرچہ ایک ہے یعنی موضوع کی یکتا بھی اِن نظموں کے اظہاریہ کی تاثیر میں یکسانیت کا تاثر پیش نہ کر سکی بلکہ اردو میں یک کتابی طویل نظم کے منفرد مزاج اور اسلوب کے باوصف جداگانہ خدوخال کے ساتھ قاری کو عجلت پسندی کے بجائے سیر ابیت عطا کرتی ہے۔اِن یک کتابی طویل نظموں کے مآخذ میں جو فطری تسلسل کارفرما ہوتا ہے اُسے منظوم نگاری کا عمل دوآتشہ کر دیتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ عیش بدایونی:شہنشاہ نامہ اسلام،بدایون:ہاشمی پریس، ص4

2۔ ایضاً،ص36

3۔ ایضاً،ص60

4۔ ایضاً،ص216

5۔ شیخ عبدالقادر:''دیباچہ''، مشمولہ:شاہنامہ اسلام(جلد سوم)ص15

6۔ حفیظ جالندھری:شاہنامہ اسلام،لاہور:مکتبہ تعمیر انسانیت،1985ء،ص68

7۔ ایضاً،ص134-135

8۔ ایضاً،ص176

9۔ ایضاً،ص246

10۔ ڈاکٹر محمد دین تاثیر:'معیار'، مشمولہ:شاہنامہ اسلام(جلد دوم)ص27

☆☆☆